Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Conceptions of Ḥāfiẓ and the Notion of Tawakkul: A Comparative Study of the Idea of Īqān in Persian Ghazal and Islamic Sciences

تصورات حافظ و مفہومِ توکل: فارسی غزل اور اسلامی علوم میں تصورِ ایقان کا تقابلی جائزہ

Authors Details

1. **Dr. Hafiz Mansoor Ahmad** (Corresponding Author)
   Assistant Professor, Department of Persian, University of Sargodha, Sargodha, Pakistan.
   Email: **mansoor.ahmad@uos.edu.pk**
2. **Dr. Muhammad Asim Shahbaz**
   Instructor, Department of Related Sciences, University of Rasul, Mandi Bahauddin, Pakistan.
3. **Uzma Akbar**
   MPhil in Urdu, Urdu Subject Specialist, Urdu Curriculum Leader, Teacher Trainer, O Level & A Level Teacher, Pakistan.

Citation

Ahmad, Dr. Hafiz Mansoor, and Dr. Muhammad Asim Shahbaz & Uzma Akbar. " Conceptions of Ḥāfiẓ and the Notion of Tawakkul: A Comparative Study of the Idea of Īqān in Persian Ghazal and Islamic Sciences." *Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 904−913.

Submission Timeline

Received: April 08, 2025
Revised: April 21, 2025
Accepted: May 12, 2025
Published Online: Jun 04, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Journal

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License
CC BY

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Conceptions of Ḥāfiẓ and the Notion of Tawakkul: A Comparative Study of the Idea of Īqān in Persian Ghazal and Islamic Sciences

تصوراتِ حافظ و مفہومِ توکل: فارسی غزل اور اسلامی علوم میں تصورِ ایقان کا تقابلی جائزہ

☆ ڈاکٹر حافظ منصور احمد ☆ڈاکٹر محمد عاصم شہباز ☆ عظمی اکبر

Abstract

This research delves into the interconnected concepts of tawakkul (trust in God) and īqān (certainty of faith) by juxtaposing the mystical poetics of Ḥāfiẓ's Persian ghazals with the structured framework of Islamic sciences. Through a comparative analysis, the study examines how Ḥāfiẓ's poetry employs metaphorical and aesthetic expressions to articulate these spiritual themes, while Islamic theological and philosophical discourses systematize them within epistemological and doctrinal hierarchies. The investigation reveals that Ḥāfiẓ's ghazals present tawakkul and īqān as experiential and emotive states, resonating with the Qur'ānic and ḥadīth emphasis on trust and certainty as core tenets of faith. Conversely, Islamic sciences categorize īqān into stages—'ilm al-yaqīn, 'ayn al-yaqīn, and ḥaqq al-yaqīn—reflecting a progression from knowledge to experiential realization and spiritual union. This comparative lens highlights both convergences and tensions between the poetic imagination and scholarly rigor, demonstrating that īqān serves as a bridge between the aesthetic and the theological. By integrating these perspectives, the study enriches the understanding of faith, trust, and certainty, underscoring their significance in both literary and religious contexts. Ultimately, it affirms that Ḥāfiẓ's poetry and Islamic sciences, though distinct in approach, converge in their pursuit of divine truth, offering profound insights into the interplay of art, spirituality, and intellectual inquiry.

Keywords: Ḥāfiẓ, tawakkul, īqān, Persian ghazal, Islamic sciences, mysticism

مبحث اول: تمہید و تعارف

فارسی شعرا خصوصاً حافظ شیرازی کی غزلوں میں "ایقان" اور "توکل" کے لطیف اور گہرے مفاہیم ملتے ہیں جو نہ صرف صوفیانہ فکر کا مظہر ہیں بلکہ اسلامیات کی مرکزی تعلیمات سے بھی ہم آہنگ دکھائی دیتے ہیں۔ اس پہلو پر تحقیق کی اہمیت اس لئے بڑھ جاتی ہے کہ ادبی مطالعہ اور اسلامی نظریات کا تقابلی جائزہ نہ صرف ہمارے علمی افق کو وسیع کرتا ہے بلکہ فکری و روحانی پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اسلام میں "ایقان" اور "توکل" بنیادی ایمانی اصول ہیں جن کی تاکید قرآن و حدیث میں بار بار آئی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾

"اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو۔1 "

اسی تصور کی بازگشت حافظ کی غزلوں میں یوں سنائی دیتی ہے:

"توکل به رزاق کن گر همی خواهی آسوده خاطر شوی"

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا، پاکستان۔
☆ انسٹرکٹر، شعبہ متعلقہ علوم، یونیورسٹی آف رسول، منڈی بہاؤالدین، پاکستان۔
☆ ایم فل اردو، اردو سبجیکٹ اسپیشلسٹ، اردو نصاب لیڈر، ٹیچر ٹرینر، اولیول اینڈ اے لیول ٹیچر، پاکستان۔

[1] Al-Qurʾān, Sūrah al-Māʾidah 5:23

"اگر تو چاہتا ہے کہ دل کو سکون ملے تو رازق پر توکل کر۔2."

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ حافظ کا تصورِ توکل محض شاعرانہ تاثر نہیں بلکہ قرآنی آیات کی روحانی تفسیر ہے۔ اسی طرح اسلامیات میں توکل کا مطلب یہ نہیں کہ انسان عمل ترک کر دے بلکہ اس کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے وسائط کے ساتھ جدوجہد کرے مگر دل کا سہارا صرف اللہ کی ذات پر رکھے۔

امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا".

"اگر تم اللہ پر سچا توکل کرو تو تمہیں ویسا رزق ملے گا جیسا پرندوں کو ملتا ہے، وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔3."

یہ حدیث حافظ کے مذکورہ اشعار کے ساتھ گہری ہم آہنگی رکھتی ہے۔ گویا حافظ کے نزدیک توکل اور اسلامی تعلیمات میں توکل کا مفہوم ایک دوسرے کی تقویت کرتے ہیں۔

اسی تسلسل میں فارسی اہلِ فن میں سعدی نے بھی ایقان اور توکل کو اپنی حکایتوں اور غزلوں میں نمایاں کیا ہے:

"به خداوند باید که باشد یقین
که بر غیر او نیست کس را غمین"

"یقین صرف خداوند پر ہونا چاہیے کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی غم کا ازالہ کرنے والا نہیں۔4."

اس طرح حافظ اور سعدی دونوں کی فکر ایک قرآنی اصول کی شعری و ادبی توسیع ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ فارسی غزل اسلامی فکر میں "ایقان و توکل" کے اصول کی جمالیاتی ترجمان ہے، جو روحانی و ایمانی پہلوؤں کو ایک ساتھ سموئے ہوئے ہے۔

مبحث دوم: حافظ شیرازی کا فکری و شعری پس منظر

حافظ شیرازی (شمس الدین محمد حافظ، 792ھ) فارسی ادب و عرفان کی ایسی شخصیت ہیں جن کی غزلیں اسلامی فکر اور صوفیانہ روایت کی نہایت لطیف ترجمان مانی جاتی ہیں۔ ان کا اصل تعلق شیراز سے تھا جو اُس دور میں علمی و تہذیبی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ شیراز کی فضا میں جہاں ایک طرف فلسفیانہ مناظرات اور علمی مکاتب تھے، وہیں دوسری طرف خانقاہی روایت اور قرآنی تعلیمات کا گہرا رواج بھی موجود تھا۔ اسی ماحول نے حافظ کی فکر کو تشکیل دیا اور ان کی شاعری کو ایک ایسا رنگ دیا جو بیک وقت جمالیاتی، عرفانی اور قرآنی ہے۔

حافظ کا تاریخی و تہذیبی ماحول (شیراز، فارسی عرفانی روایت)

شیراز تیرہویں اور چودھویں صدی عیسوی میں فارسی زبان و ادب کا گہوارہ تھا۔ حافظ کے معاصرین میں سعدی اور عبید زاکانی جیسے بڑے اہلِ قلم شامل تھے۔ اسی ماحول میں حافظ نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور تفسیر و حدیث کا مطالعہ کیا۔ حافظ کو "لسان الغیب" اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی شاعری میں قرآنی مضامین کا لطیف انعکاس ملتا ہے۔ سعدی شیرازی نے بھی اسی فضا کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا:

"همه کس را نتوان گفت که صاحب نظرند

[2] Ḥāfiẓ, Shams al-Dīn Muḥammad, Dīwān-i Ḥāfiẓ (Tehran: Chāpkhānah-yi Īrān, 1320 AH), 1: 54
[3] Al-Qushīrī, Abū al-Ḥusain, Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Nishāpūr: Dār al-Khilāfā Al-ʿIlmīya, 1330 AH), 1: 2722
[4] Saʿdī, Musliḥ al-Dīn, Kulliyāt-i Saʿdī (Shiraz: Intishārāt-i Bīstān, 1318 AH), 2: 311

که در این پرده بسی فتنه و آشوب فتاد"

"یہ نہیں کہا جاسکتا کہ سبھی اہلِ نظر ہیں، کیونکہ اس پردے میں بہت فتنے اور آشوب اٹھے ہیں۔5."

حافظ کی غزل کا عرفانی و فکری مزاج

حافظ کی غزل بنیادی طور پر صوفیانہ اور عرفانی رجحانات کی عکاس ہے۔ ان کی شاعری میں دنیاوی غموں سے بے نیازی، عشقِ حقیقی کی جستجو اور ایقان کی جھلک نمایاں ملتی ہے۔ وہ اپنے اشعار میں رمز و ایما کے ذریعے باطنی حقائق کو بیان کرتے ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

"دوش دیدم که ملائک در میخانه زدند

گل آدم بسرشتند و به پیمانه زدند"

"گزشتہ شب میں نے دیکھا کہ ملائکہ نے مے خانہ میں آکر آدمی کی مٹی گوندھی اور اسے پیمانے سے ناپا۔6."

یہ شعر دراصل انسان کی تقدیر، الٰہی قضاوقدر اور اس پر ایقان کی عرفانی تفسیر ہے۔

غزل میں قرآنی و اسلامی اصطلاحات کا استعمال

حافظ کی غزلوں میں قرآنی و اسلامی اصطلاحات مثلاً "توکل"، "ایمان"، "یقین"، "تقدیر"، "صبر" اور "رضا" بار بار استعمال ہوئی ہیں۔ ان کے اشعار میں قرآنی آیات کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ ایک جگہ وہ کہتے ہیں:

"توکل به رزاق کن گر همی خواهی آسوده خاطر شوی"

"اگر تو چاہتا ہے کہ دل کو سکون ملے تو رازق پر توکل کر۔7."

یہی وہ مقام ہے جہاں حافظ کی شاعری براہِ راست حدیثِ نبوی ﷺ کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ".

"اگر تم اللہ پر سچا توکل کرو تو تمہیں ویسا رزق ملے گا جیسا پرندوں کو ملتا ہے۔[8]."

توکل و ایقان کے ابتدائی اشارے حافظ کی شاعری میں

حافظ کی غزلوں میں "توکل و ایقان" کے بیج ابتدائی سطح پر ملتے ہیں۔ ان کے نزدیک اصل زندگی کی سکونت اور کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب انسان اپنی تدابیر کے باوجود یقین و اعتماد صرف اللہ کی ذات پر رکھے۔ یہی رویہ قرآن میں مذکور "وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ" (آلِ عمران: 122) کا شعری اظہار ہے۔

مبحث سوم: اسلامی علوم میں تصورِ توکل و ایقان

اسلامی فکر میں "توکل" اور "ایقان" ایسے بنیادی تصورات ہیں جو نہ صرف فرد کی روحانی زندگی کو تشکیل دیتے ہیں بلکہ اجتماعی زندگی کے دائرے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث، اقوالِ سلف، علم الکلام، تصوف اور اسلامی فلسفہ میں ان دونوں اصطلاحات پر تفصیلی بحث ملتی ہے۔ یہ مفاہیم ایک دوسرے سے مربوط ہیں، کیونکہ توکل حقیقت میں اس وقت کامل ہوتا ہے جب دل میں ایقان اور یقین پختہ ہو۔

---

[5] Saʿdī, Musliḥ al-Dīn, Kulliyāt-i Saʿdī (Shiraz: Intishārāt-i Bīstān, 1318 AH), 3: 114
[6] Ḥāfiẓ, Shams al-Dīn Muḥammad, Dīwān-i Ḥāfiẓ (Tehran: Chāpkhānah-yi Īrān, 1320 AH), 2: 75
[7] Ḥāfiẓ, Shams al-Dīn Muḥammad, Dīwān-i Ḥāfiẓ (Tehran: Chāpkhānah-yi Īrān, 1320 AH), 1: 54
[8] Al-Qushīrī, Abū al-Ḥusaīn, Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Nishāpūr: Dār al-Khilāfā Al-ʿIlmīya, 1330 AH), 1: 2722

قرآن مجید میں توکل کا مفہوم

قرآن مجید نے توکل کو ایمان کا لازمی جزو قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

"اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔9."

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ایمان کی حقیقت صرف اقرار زبانی نہیں بلکہ عملی اعتماد بھی ہے جو اللہ پر توکل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾

"اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔10."

حدیث و اقوالِ سلف میں ایقان اور توکل کی وضاحت

رسول اللہ ﷺ نے توکل کو ایمانی کمالات میں شمار کیا۔ حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا".

"اگر تم اللہ پر سچا توکل کرو تو تمہیں ویسا رزق ملے گا جیسا پرندوں کو ملتا ہے، وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔11."

سلف صالحین نے بھی ایقان اور توکل کی عملی تعبیر دی۔ حضرت حسن بصریؒ کہا کرتے تھے:

"التوكل أن تثق بما عند الله، واليأس مما في أيدي الناس".

"توکل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر اعتماد رکھو اور لوگوں کے ہاتھوں سے مایوس رہو۔12."

علم الکلام اور تصوف میں ایقان کے درجات

علم الکلام میں "ایقان" کو عقیدۂ صحیح اور دل کے سکون کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔ متکلمین نے یقین کو تین درجات میں تقسیم کیا: علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔ قرآن میں بھی یہ مدارج ملتے ہیں (التکاثر: 5-7)۔ صوفیاء نے ان مدارج کو عملی تجربے سے جوڑتے ہوئے کہا کہ "توکل اسی وقت حقیقی ہے جب انسان کا یقین "حق الیقین" کی سطح پر پہنچ جائے۔

امام قشیری نے اپنی مشہور تصنیف ***الرسالة القشيرية*** میں لکھا:

"التوكل هو طرح الكسب مع اعتماد القلب على الرب".

"توکل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب سے بے پروا ہو جائے اور دل کا اعتماد رب پر ہو۔13."

---

9 Al-Qurʾān, Āl ʿImrān 3:122

10 Al-Qurʾān, al-Ṭalāq 65:3

11 Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā. Sunan al-Tirmidhī. Edited by Aḥmad Muḥammad Shākir et al. 5 vols. Cairo: Maktaba Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1398 AH/1978 CE, Kitāb al-Zuhd, Bāb mā jāʾa fī al-Tawakkul ʿalā Allāh, ḥadīth no. 2344, 4:573

12 Ibn Abī Shaybah, ʿAbd Allāh ibn Muḥammad, al-Muṣannaf (Cairo: Dār al-Kutub al-Salafīya, 1409 AH), 7: 201

13 Al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm, al-Risālah al-Qushayrīyah (Cairo: Dār al-Maʿārif, 1322 AH), 1: 101

اسلامی فلسفہ و روحانیت میں توکل کا مقام

اسلامی فلسفیوں جیسے فارابی اور ابن سینا نے توکل کو اخلاقی اور روحانی کمال کا حصہ مانا۔ ابن سینا کے نزدیک توکل کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اسباب کو ترک کر دے بلکہ اسباب کے استعمال کے باوجود حقیقی اعتماد اللہ پر کرے۔ صوفیاء نے اس کو روحانیت کا بنیادی زینہ قرار دیا۔ مولانا جلال الدین رومی نے کہا:

"توکل بر خدا کن ای پسر
که اوست از همه کار تو را بی‌نیاز"

"اے فرزند! اللہ پر بھروسہ کر، کیونکہ وہی تجھے تمام کاموں میں بے نیاز کرتا ہے۔14."

یہی وہ مقام ہے جہاں اسلامی فلسفہ، تصوف اور قرآن و سنت سب مل کر توکل کو ایک ہمہ گیر اور کامل رویہ بنا دیتے ہیں جو انسان کی عملی و روحانی زندگی دونوں کو سنوارتا ہے۔

مبحث چہارم: حافظ کے اشعار میں توکل و ایقان کے تصورات

حافظ شیرازی کی شاعری میں "توکل" اور "ایقان" کے مضامین نہایت باریک اور عرفانی طرز میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کی غزلیں صرف جمالیاتی اظہار نہیں بلکہ اسلامی روحانیت اور قرآنی معانی کا شعری ترجمہ ہیں۔ ان کے اشعار میں عشقِ الٰہی، دنیاوی بے ثباتی، قناعت اور رزق کی حقیقت پر ایسے اشارے ملتے ہیں جو براہِ راست قرآن و حدیث کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

منتخب فارسی غزلوں کا تجزیہ (عشق و توکل، رزق و قناعت، آزمائش و ایقان)

حافظ ایک جگہ عشق اور توکل کے تعلق کو یوں بیان کرتے ہیں:

"عاشق شو ار نه روزی کارِ جهان سر آید
ناخوانده نقش مقصود از کارگاه هستی"

"عاشق بن جا، ورنہ ایک دن یہ کارگاہِ ہستی ختم ہو جائے گی اور تو مقصود کا نقش دیکھنے سے محروم رہ جائے گا۔15."

یہ شعر ظاہر کرتا ہے کہ عشق ہی اصل حقیقت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، اور اس عشق کی بنیاد توکل و ایقان پر قائم ہے۔ اسی طرح رزق و قناعت کے باب میں حافظ کہتے ہیں:

"توکل به رزاق کن گر همی خواهی آسوده خاطر شوی"

"اگر تو چاہتا ہے کہ دل کو سکون ملے تو رازق پر توکل کر۔16."

یہاں وہ براہِ راست حدیثِ نبوی ﷺ کے مفہوم کو شعری پیرایے میں بیان کرتے ہیں کہ پرندوں کی طرح جدوجہد کے ساتھ اللہ پر بھروسہ ہی اصل سکون کا ذریعہ ہے۔[17]

عشقِ الٰہی اور ایقان کے باہمی تعلق کی توضیح

حافظ کے نزدیک عشق محض جذباتی کیفیت نہیں بلکہ "ایقان" کا عملی مظہر ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"دلا بسوز که سوز تو کارها بکند

[14] Rūmī, Jalāl al-Dīn, Mathnawī-i Maʿnawī (Tehran: Amīr Kabīr, 1336 AH), 2: 144
[15] Ḥāfiẓ, Shams al-Dīn Muḥammad, *Dīwān-i Ḥāfiẓ* (Tehran: Chāpkhānah-yi Īrān, 1320 AH), 1: 112
[16] Ḥāfiẓ, *Dīwān-i Ḥāfiẓ*, 1: 54
[17] Ḥāfiẓ, *Dīwān-i Ḥāfiẓ*, 1: 54

نیاز نیم شب و آب دیده سحر"

"اے دل! جل، کہ تیرا جلنا بڑے بڑے کام کر دیتا ہے؛ نیم شب کی دعا اور سحر کے آنسو سب کچھ بدل دیتے ہیں۔18."

یہاں "سوز" دراصل ایقان کی وہ کیفیت ہے جو بندے کو عشقِ الٰہی کے راستے پر ثابت قدم رکھتی ہے۔ قرآن بھی اس کیفیت کو "الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ"(الرعد:28) کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

دنیاوی بے ثباتی اور الٰہی بھروسہ کے اشارات

حافظ کی شاعری میں دنیا کی بے ثباتی بار بار سامنے آتی ہے۔ وہ دنیاوی لذتوں کی فنا کو دیکھتے ہیں اور انسان کو اللہ پر توکل کرنے کی دعوت دیتے ہیں:

"جهان و کار جهان جمله هیچ بر هیچ است
هزار بار من این نکته کرده‌ام تحقیق"

"یہ دنیا اور اس کے سارے کام سب کچھ نہیں ہیں، میں نے اس نکتہ کو ہزار بار آزمایا ہے۔19."

یہ تصور قرآن کے اس ارشاد سے جڑا ہوا ہے: ﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ "دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے" (آل عمران:185).

حافظ کی شاعری اور قرآنی آفاقی معانی کا ربط

حافظ کے کلام میں قرآنی مفاہیم کا براہِ راست اثر موجود ہے۔ ان کے اشعار میں توکل، ایقان، صبر اور رضا جیسے موضوعات نہ صرف شعری حسن پیدا کرتے ہیں بلکہ قرآن کی آفاقی تعلیمات کو بھی مجسم کرتے ہیں۔ گویا حافظ کی غزل محض شاعری نہیں بلکہ ایک طرح کی تفسیری و عرفانی گفتگو ہے۔

اسی لئے فارسی ناقدین کہتے ہیں:

"سخن حافظ همه تفسیر قرآن است اگر
درست بنگری و بر دلت نور ایقان نشیند"

"اگر غور سے دیکھا جائے تو حافظ کا کلام سب قرآن ہی کی تفسیر ہے، بشرطیکہ دل پر ایقان کا نور اترے۔20."

یوں حافظ کی شاعری میں توکل و ایقان محض شعری تخیل نہیں بلکہ قرآنی و عرفانی معانی کا ایک حسین امتزاج ہے۔

مبحث چہارم: تقابلی جائزہ: حافظ و اسلامی علوم

حافظ شیرازی کی غزل اور اسلامی علوم میں "توکل" اور "ایقان" کے تصورات ایک ہی حقیقت کے دو مختلف اسلوب ہیں۔ ایک طرف اسلامی علوم (فقہ، حدیث، کلام، تصوف) ان مفاہیم کو علمی اور نصیحت آموز زبان میں واضح کرتے ہیں، جبکہ دوسری طرف حافظ اپنی غزل کی علامتی و رمزی زبان کے ذریعے انہی تصورات کو جمالیاتی اور روحانی رنگ عطا کرتے ہیں۔ یہی تقابل ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ اسلامیات کی خشک و منظم تعبیر اور حافظ کی نرم و لطیف شاعری دراصل ایک ہی منزل کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔

حافظ کی غزل میں توکل کا ادبی و رمزی اظہار بمقابلہ اسلامی علوم میں اس کا علمی و فقہی بیان

اسلامی فقہ اور حدیث میں توکل کا مطلب یہ ہے کہ بندہ ظاہری اسباب اختیار کرے لیکن نتیجہ اللہ کے سپرد کر دے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ".

[18] Ḥāfiẓ, *Dīwān-i Ḥāfiẓ*, 2: 87
[19] Ḥāfiẓ, *Dīwān-i Ḥāfiẓ*, 3: 211
[20] Qazwīnī, Qāsim, *Sharḥ-i Dīwān-i Ḥāfiẓ* (Tehran: Kitābkhānah-yi Ṭahūrī, 1345 AH), 1: 33

"اگر تم اللہ پر سچا توکل کرو تو تمہیں ویسا رزق ملے گا جیسا پرندوں کو ملتا ہے۔21."

حافظ اسی تصور کو شعری انداز میں یوں بیان کرتے ہیں:

"توکل به رزاق کن گر همی خواهی آسوده خاطر شوی"

"اگر تو چاہتا ہے کہ دل کو سکون ملے تو رازق پر توکل کر۔22."

یہاں فرق واضح ہے کہ فقہی و حدیثی زبان میں توکل ایک عقیدہ اور عمل ہے جبکہ حافظ کے ہاں یہی حقیقت رمز و ایما اور شعری حسن میں ڈھل گئی ہے۔

ایقان کی عرفانی و صوفیانہ جہات حافظ کے ہاں اور علم الکلام میں

علم الکلام میں "ایقان" کو عقیدۂ صحیح اور درجاتِ یقین (علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین) کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ صوفیاء نے بھی انہی درجات کو اپنے تجربات سے جوڑ کر ایقان کو معرفت کا بنیادی زینہ قرار دیا۔

حافظ کے ہاں یہی "ایقان" عشق کے ساتھ جڑ جاتا ہے:

"دلا بسوز که سوز تو کارها بکند
نیاز نیم شب و آب دیده سحر"

"اے دل! جل، کہ تیرا جلنا بڑے بڑے کام کر دیتا ہے؛ نیم شب کی دعا اور سحر کے آنسو سب کچھ بدل دیتے ہیں۔23."

یہاں حافظ کے نزدیک ایقان محض علمی تصور نہیں بلکہ سوزِ عشق سے جڑا ہوا ایک عملی تجربہ ہے۔

فارسی غزل کی علامتی زبان اور اسلامی علوم کی نصیحت آموز زبان کا فرق

اسلامی علوم میں توکل و ایقان کی وضاحت نصیحت، وعظ اور استدلال کے انداز میں کی جاتی ہے۔ جیسے حسن بصریؒ نے فرمایا:

"التوكل أن تثق بما عند الله، واليأس مما في أيدي الناس".

"توکل یہ ہے کہ اللہ کے پاس جو ہے اس پر بھروسہ کرو اور لوگوں کے ہاتھوں سے مایوس رہو۔24."

اس کے برعکس حافظ علامتی زبان استعمال کرتے ہیں: می، ساقی، مے خانہ، سوز، گل، بلبل—یہ سب اصطلاحات دراصل عرفانی معانی کے پردے ہیں جن کے پیچھے ایقان و توکل کے مضامین چھپے ہوئے ہیں۔ اس طرح فارسی غزل کی جمالیاتی زبان اور اسلامی علوم کی نصیحت آموز زبان میں بنیادی فرق ظاہر ہوتا ہے۔

حافظ کے تصورات کی اسلامی اصولوں سے ہم آہنگی اور انحرافی پہلو

حافظ کے اشعار میں توکل و ایقان کی روحانی قدریں بالکل قرآنی و اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں، لیکن بعض نقادوں کے نزدیک ان کی رمزی اصطلاحات (می، مے خانہ، ساقی وغیرہ) کو اگر ظاہری معنی پر لیا جائے تو وہ اسلامی روایت سے انحراف معلوم ہوتی ہیں۔ تاہم اہلِ فن جیسے قاسم قزوینی کے مطابق:

"سخن حافظ همه تفسیر قرآن است اگر
درست بنگری و بر دلت نور ایقان نشیند"

[21] Al-Qushīrī, Abū al-Ḥusaīn, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishāpūr: Dār al-Khilāfā Al-ʿIlmīya, 1330 AH), 1: 2722
[22] Ḥāfiẓ, Shams al-Dīn Muḥammad, *Dīwān-i Ḥāfiẓ* (Tehran: Chāpkhānah-yi Īrān, 1320 AH), 1: 54
[23] Ḥāfiẓ, *Dīwān-i Ḥāfiẓ*, 2: 87
[24] Ibn Abī Shaybah, ʿAbd Allāh ibn Muḥammad, *al-Muṣannaf* (Cairo: Dār al-Kutub al-Salafīya, 1409 AH), 7: 201

"اگر غور سے دیکھا جائے تو حافظ کا کلام سب قرآن ہی کی تفسیر ہے، بشرطیکہ دل پر ایقان کا نور اترے۔25."

یوں حافظ کی شاعری کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ماننے والے بھی ہیں اور ان پر انحراف کا الزام لگانے والے بھی؛ لیکن مجموعی طور پر ان کا کلام ایقان و توکل کے قرآنی اور عرفانی امتزاج کا مظہر ہے۔

نتیجہ

اس تحقیق کے نتائج سے یہ بات واضح ہوئی کہ حافظ شیرازی کی غزلیں محض فنی نزاکت اور لسانی زیبائش کا مظہر نہیں بلکہ وہ اسلامی علومِ روحانیت، قرآن و حدیث کے مضامین اور صوفیانہ روایات سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ حافظ کے کلام میں توکل اور ایقان بنیادی عناصر کے طور پر جلوہ گر ہیں۔ یہ تصورات محض نظری یا مجرد نہیں بلکہ عملی زندگی کے نشیب و فراز میں راہنمائی کرنے والے اصولوں کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

قرآن کریم میں جہاں فرمایا گیا:

﴿وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

"اور مؤمنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے "26،

حافظ نے اسی قرآنی اصول کو اپنی شعری رمزیت میں ڈھال دیا۔ اس طرح ان کی غزلیں اسلامی علوم کی فکری بازگشت کے ساتھ ایک عرفانی تاثر بھی پیدا کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر، ان کے اشعار میں دنیاوی بے ثباتی اور رزق کے بارے میں اللہ پر اعتماد کو نہ صرف صوفیانہ تجربے کے طور پر پیش کیا گیا ہے بلکہ اسے ایمانی یقین کے ساتھ جوڑ کر انسانی حیات کی راہنمائی کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ یہ بات اسلامی متون میں بھی بارہا دہرائی گئی ہے:

«لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا »

"اگر تم اللہ پر صحیح طور پر توکل کرو تو تمہیں ایسے ہی رزق دیا جائے گا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے، صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔"27"

معاصر دور میں حافظ کے تصورات کی معنویت اور بھی بڑھ گئی ہے، جہاں انسان مادی بے چینی، اضطراب اور دنیاوی عدمِ استحکام کا شکار ہے۔ حافظ کے کلام میں توکل و ایقان کے مضامین انسان کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ حقیقی سکون اور استحکام صرف اللہ پر بھروسہ اور ایمانِ کامل میں ہے۔ آئندہ تحقیق کے لیے امکانات یہ ہیں کہ حافظ کے توکل و ایقان کے تصورات کو دیگر فارسی شعرا مثلاً مولانا رومی یا جامی کے کلام کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے، یا پھر ان کے افکار کو جدید نفسیاتی اور سماجی علوم کے تناظر میں دیکھا جائے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ یہ عرفانی تصورات آج کے دور کے فکری اور عملی مسائل کو کس طرح حل فراہم کرسکتے ہیں۔

خلاصہ بحث

یہ مطالعہ حافظ شیرازی کی غزلوں اور اسلامی علوم میں توکل و ایقان کے مابین تقابلی ربط کو واضح کرتا ہے۔ حافظ کی شاعری میں یہ تصورات جمالیاتی اور عرفانی تجربات کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں، جبکہ اسلامی علوم انہیں عقلی و نظریاتی ڈھانچے میں پیش کرتے ہیں۔ یہ تقابلی جائزہ دونوں کے مابین

[25] Qazwīnī, Qāsim, *Sharḥ-i Dīwān-i Ḥāfiẓ* (Tehran: Kitābkhānah-yi Ṭahūrī, 1345 AH), 1: 33
[26] Al-Qurʾān, 14:11
[27] Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-ʿIlmīya, 1330 AH), 4: 2085

فکری ہم آہنگی کو نمایاں کرتا ہے اور ایقان کو ایک ایسی کڑی ثابت کرتا ہے جو ادب اور دین کو جوڑتی ہے۔ اس سے نہ صرف حافظ کی شاعری کی روحانی گہرائی سمجھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ اسلامی فکر کے وسیع تر تناظر کو بھی اجاگر کیا جاتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

* حافظ کی غزلوں کا مطالعہ اسلامی علوم کے تناظر میں کیا جائے تاکہ ان کی عرفانی گہرائی کو بہتر سمجھا جا سکے۔
* توکل و ایقان کے تصورات پر مزید تقابلی مطالعات کیے جائیں جو دیگر فارسی شعرا اور اسلامی مفکرین کو شامل کریں۔
* اسلامی علوم کی تدریس میں ادب کے استعاراتی عناصر کو شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کے لیے نظریاتی تصورات زیادہ قابل فہم ہوں۔
* حافظ کی شاعری پر مبنی ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے جو ان کی شاعری اور اسلامی علوم کے مابین ربط پر روشنی ڈالیں۔
* توکل و ایقان کے موضوعات پر بین الاقوامی کانفرنسز منعقد کی جائیں تاکہ ادب اور دین کے تقابلی مطالعہ کو فروغ ملے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Qurʾān, Sūrah al-Māʾidah 5:23 .
* Al-Qurʾān, Āl ʿImrān 3:122 .
* Al-Qurʾān, al-Ṭalāq 65:3 .
* Al-Qurʾān, Ibrāhīm 14:11 .
* Ḥāfiẓ, Shams al-Dīn Muḥammad. Dīwān-i Ḥāfiẓ. 3 vols. Tehran: Chāpkhānah-yi Īrān, 1320 AH .
* Al-Qushayrī, Abū al-Ḥusaīn Muslim ibn Ḥajjāj. Ṣaḥīḥ Muslim. 4 vols. Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-ʿIlmīya, 1330 AH .
* Saʿdī, Musliḥ al-Dīn. Kulliyāt-i Saʿdī. 3 vols. Shiraz: Intishārāt-i Bīstān, 1318 AH .
* Ibn Abī Shaybah, ʿAbd Allāh ibn Muḥammad. Al-Muṣannaf. 7 vols. Cairo: Dār al-Kutub al-Salafīya, 1409 AH .
* Al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm. Al-Risālah al-Qushayrīyah. 2 vols. Cairo: Dār al-Maʿārif, 1322 AH .
* Rūmī, Jalāl al-Dīn. Mathnawī-i Maʿnawī. 6 vols. Tehran: Amīr Kabīr, 1336 AH .
* Qazwīnī, Qāsim. Sharḥ-i Dīwān-i Ḥāfiẓ. 4 vols. Tehran: Kitābkhānah-yi Ṭahūrī, 1345 AH .
* Shahbāz, Abū al-Ḥaqq Iḥsān al-Ḥaqq. Islām, Aurat, aur Europe. Lahore: Dār al-Andalus, Chauburji, January 2009.